عبد الرشید عراقی

محدثین کرام کی علمی خدمات

امام احمد بن حنبلؒ 241ھ

امام احمد بن حنبل جن کی کنیت ابو عبداللہ تھی 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ 1۔ اور 77 سال کی عمر میں 12 ربیع الاول 241ھ بغداد ہی میں وفات پائی۔ 2۔ ابتدائی تعلیم بغداد کے محدثین کرام سے حاصل کی۔ اور بعد میں تحصیل حدیث کے لئے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ وہاں کے اساطین فن سے استفادہ کیا۔ 3۔ امام محمد بن ادریس شافعی (م 204ھ کا نام بھی آپ کے اساتذہ کی فہرست میں ملتا ہے۔ ان سے آپ نے اجتہاد کے اصول سیکھے اور موطا امام مالک کا سماع کیا 4۔

40 سال کی عمر میں حدیث کا درس دینا شروع کیا۔ یہ بھی ان کا کمال اتباع سنت تھا کہ انہوں نے عمر کے 40 ویں سال جو سن نبوت ہے علوم نبوت کی اشاعت شروع کی۔ 5۔

امام احمد بن حنبل کے فضل و کمال، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور تبحر علمی کا ان کے معاصرین، تلامذہ اور اساتذہ نے اعتراف کیا ہے۔

امام شافعی (م 204ھ) فرماتے ہیں۔

خرجت من بغداد ما خلفت بها اتقی و لا افقه من احمد بن حنبل 6۔

میں بغداد کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس حالت میں کہ وہاں احمد بن حنبل سے زیادہ علم و فضل والا، اور متقی اور فقیہ کوئی نہیں۔

امام احمد بن حنبل زہد و توکل میں یکتائے روزگار تھے، انہوں نے کبھی سلاطین زمانہ اور خلفاء کا عطیہ قبول نہیں فرمایا۔ مسئلہ خلق قرآن میں ان کی ثابت قدمی کی وجہ سے تمام عالم

اسلام ان کی شہرت سے معمور تھا۔ ہر طرف ان کی تعریف اور دعا کا غلغلہ تھا۔ اور اس کا ثبوت اس وقت ہوا کہ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے جنازہ میں 8 لاکھ مردوں اور 60 ہزار عورتوں نے شرکت کی۔ 7۔

مسند احمد امام احمد بن حنبل کی مشہور تصنیف ہے۔ اور اس کا شمار حدیث کی اہم ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔ یہ 172 اجزاء پر مشتمل ہے اور 7 سو صحابہ کرام کی مرویات پر مشتمل ہے اور احادیث کی تعداد 40 ہزار ہے۔ جن میں 30 ہزار احادیث اور 10 ہزار کے قریب زوائد ہیں 8۔

مسند احمد کا شمار ان امہات الکتب میں ہوتا ہے جن پر ملت اسلامیہ کا ہمیشہ اعتماد و اعتبار رہا ہے۔ اور جن سے محدثین نے ہر زمانہ میں اخذ و استفادہ کیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل صحیحین کے بعد تمام کتب حدیث میں سے زیادہ صحیح روایات کا مجموعہ ہے 9۔ اور علمائے کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ

> اگر کسی کو تمام کتابوں کی جامع کوئی ایسی کتاب مطلوب ہو جس کا مصنف بھی عظیم و بہتر ہو تو اسے مسند احمد کا مطالعہ کرنا چاہئے 10۔

امام دارمی (م 255ھ)

امام ابو محمد عبداللہ دارمی 181ھ میں سمرقند میں پیدا ہوئے 11۔ اور 75 سال کی عمر میں 255ھ میں سمرقند ہی میں وفات پائی۔ 12۔ امام صاحب کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے اور امام صاحب کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ ائمہ صحاح ستہ میں سوائے امام ابن ماجہ (م 273ھ) کے باقی سب محدثین صحاح آپ کے شاگرد ہیں 13۔ تحصیل حدیث کے لئے آپ نے شام، بغداد، مصر، عراق، خراسان اور مکہ و مدینہ کے سفر کئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م 123ھ) لکھتے ہیں۔

> امام صاحب رحلت و اسفارت اکثر بلاد اسلام راگشتہ و علم حدیث را از بلدان بعیدہ جمع کردہ 14۔

> امام صاحب کثرت سے سفر کیا کرتے تھے، اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا اور دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔

امام دارمی کو قدرت نے حفظ و ضبط کا غیر معمولی ملکہ عطا کیا تھا۔ ارباب سیر اور محدثین کرام نے ان کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت اور تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔

خطیب بغدادی (م463ھ) لکھتے ہیں کہ

امام دارمی ان علمائے اسلام اور حفاظ حدیث میں سے ایک تھے جو احادیث کے حفظ و جمع کے لئے مشہور ہیں 15۔

سنن دارمی امام صاحب کی مشہور تصنیف ہے۔ صحاح ستہ کے بعد جو اہم اور مستند کتابیں سمجھی جاتی ہیں ان میں سنن دارمی بھی شامل ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م1052ھ) فرماتے ہیں

کتاب او از احسن کتب حدیث است 16۔

کتب حدیث میں سنن دارمی ایک اچھی کتاب ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح جو منتخب حدیثوں کا مجموعہ ہے، صحاح اور دوسری مستند و معتبر کتابوں کی طرح سنن دارمی کی احادیث بھی اس میں شامل ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م1176ھ) نے سنن دارمی کو کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے 17۔

سنن دارمی کی سندیں نہایت عالی اور بلند پایہ ہیں 18۔

امام دارمی نے عام کتب حدیث و سنن کے برعکس اس کی ابتداء باب ما کان علیه الناس قبل بعث النبی صلی الله علیه وسلم من الجهل والضلالة

سے کی ہے۔ اس کے بعد مختلف ابواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف و خصائص کو جو کتب قدیم میں مذکور ہیں کو بیان کیا ہے اس کے بعد آپ کے معجزات' فضائل و حمائد' اتباع سنت اور علم کی اہمیت وغیرہ کو بیان کیا ہے اس کے بعد عام کتب سنن کی طرح طہارت اور نماز وغیرہ کے جملہ ابواب اور آخر میں وصایا اور فضائل قرآن کے ابواب ہیں۔

سنن دارمی پہلی دفعہ برصغیر میں 1293ھ میں محی السنۃ امیر الملک حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م1307ھ) کی سعی و کوشش سے مولانا

عبدالرشید بن محمد شاہ کشمیری نے مطبع نظامی کان پور سے چھپوا کر شائع کی۔ 19۔

امام بخاریؒ (م256ھ)

امام محمد بن اسمٰعیل بخاری جن کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب امیرالمومنین فی الحدیث تھا، 194ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور 256ھ میں 63 سال کی عمر میں قریہ خرتنگ میں مضافات سمرقند انتقال کیا20۔

16 سال کی عمر میں امام وکیع (م197ھ) اور امام عبداللہ بن مبارک (م181ھ) کی کتابوں کو حفظ کیا (210ھ) میں تحصیل حدیث کے لئے سفر کا آغاز کیا۔ مصر، شام، جزیرہ، حجاز مقدس، کوفہ و بغداد اور بصرہ کا سفر کیا21۔ اور بغداد کا سفر آپ نے 8 مرتبہ کیا۔ اور ہر مرتبہ امام احمد بن حنبل ان کے بغداد کے قیام پر اصرار کرتے تھے22۔ امام صاحب کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ ارکان صحاح میں امام مسلم (م261ھ) امام ترمذی (م279ھ) اور امام نسائی (م303ھ) ان کے شاگرد ہیں۔ امام ابن خزیمہ (م311ھ) امام محمد بن نصر مروزی (م294ھ) اور امام ابو حاتم رازی (م277ھ) بھی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں 23۔

امام بخاری کا حافظہ اور استحضار اس غضب کا تھا کہ معاصرین ائمہ اس کو ایک کرامت سمجھتے تھے24۔

آپ کے تبحر علمی، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور فضل و کمال کا اعتراف آپ کے اساتذہ، تلامذہ اور معاصرین نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر (852ھ) فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی مدح و تعریف و توصیف میں اگر متاخرین کے اقوال نقل کئے جائیں تو کاغذ اور روشنائی ختم ہو جائے۔

فذلک بحر لا ساحل له 25۔

ع سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

الجامع الصحیح البخاری یہ امام صاحب کی مہتم بالشان تصنیف ہے اور صحیح بخاری کے نام سے معروف ہے اس کا پورا نام الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ ہے۔ اس کتاب کو امام صاحب نے 16 سال میں مدینہ منورہ میں مکمل کیا 26۔

صحیح بخاری کے محاسن وفضائل بے شمار ہیں جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ حافظ ابن صلاح (م 463ھ) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کتابا ھما اصح الکتب بعد کتاب اللہ العزیز ثم ان کتاب البخاری اصح الکتابین صحیحا و اکثرھمافوائد 27۔

یعنی کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے پھر صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور اکثرت فوائد کے لحاظ سے ممتاز و مقدم ہے۔

حافظ ابن کثیر (774ھ) لکھتے ہیں کہ "صحیح بخاری کا صحیح مسلم یا اور کوئی کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی"۔ 28۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م 1176ھ) نے صحیح بخاری کو طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے 29۔ اور اس کے ساتھ فرماتے ہیں۔

جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے 30۔

الجامع الصحیح البخاری کے جلیل القدر اور معقول ہونے کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ سلف سے لے کر خلف تک علمائے اسلام نے اس کی خدمت کی ہے۔ صاحب سیرۃ البخاری مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ) نے عربی، فارسی اور اردو میں ۱۴۳ شروح کا ذکر کیا ہے ۳۱۔

بخاری کے شارحین میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین اور علمائے کرام شامل ہیں مثلاً! امام خطابی صاحب معالم السنن (م ۳۰۸ھ)، حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)۔ علامہ بدرالدین عینی (855ھ)، امام یحییٰ بن شرف نووی (م 676ھ) امام خطیب قسطلانی (م 923ھ)، محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م 1307ھ)

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری (م 1352ھ)، علامہ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م 1073ھ) مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م 1338ھ)

امام مسلم (م261ھ)

امام مسلم بن حجاج جن کی کنیت ابوالحسین اور عساکر الدین لقب تھا، 204ھ میں خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ 32 اور 261ھ میں 55 سال کی عمر میں نیشاپور ہی میں انتقال کیا 33 امام صاحب نے جب شعور کی آنکھیں کھولیں تو آپ کا مولد و مسکن نیشاپور علم وادب کا مرکز اور محدثین کرام کا پایہ تخت تھا۔

علامہ ابن سبکی (م771ھ) لکھتے ہیں۔

فقد كانت نيشابور من اجل البلاد و اعظمها لم يكن بعد بغداد مثلها 34

نیشاپور اس قدر بڑے اور عظیم شہروں میں تھا کہ بغداد کے بعد اس کی نظیر نہ تھی۔

ابتدائی تعلیم نیشاپور میں حاصل کی بعد ازاں تحصیل حدیث کے لئے عراق، حجاز اور شام کا سفر کیا۔ امام بخاری (م256ھ) کو آپ کے استاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور امام ابو حاتم رازی (م277ھ) اور امام ابو زرعہ (م264ھ) جیسے نامور محدثین کرام کو آپ کا شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام مسلم کے فضل و کمال، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور تبحر علمی کا اعتراف آپ کے اساتذہ، تلامذہ، اور معاصرین نے کیا ہے۔ علامہ ذہبی (م748ھ) نے امام اسحاق بن راہویہ (م238ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اى رجل يكون هذا ٣٥

خدا جانے یہ کس بلا کا شخص ہو گا۔

الجامع الصحیح المسلم آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ اور اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نام ہمیشہ صحیح بخاری کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ امام صاحب نے یہ کتاب 15 سال میں مکمل کی 36 امام مسلم نے اس کتاب میں ان احادیث کو درج کیا ہے جن کی صحت پر مشائخ وقت کا اتفاق تھا۔

صحیح مسلم میں سب سے زیادہ قابل ذکر اس کا مقدمہ ہے۔ کیونکہ اس میں ایک طرف تو جرح و تعدیل اور اصول حدیث سے متعلق نہایت مہتم بالشان نکتے معلوم ہوتے ہیں اور

دوسری طرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب نے جس زمانے میں اس کو مرتب کیا۔ اس میں کس قدر موضوع روایات رواج پا گئی تھیں' اس لئے ایسی حالت میں ایسی صحیح کتاب کا مرتب کرنا کس قدر دشوار اور اہم تھا۔

علامہ نووی (م 676ھ) فرماتے ہیں۔

امت نے ان دونوں کتابوں (بخاری و مسلم) کی تلقی بالقبول کی ہے البتہ صحیح بخاری اور دیگر فوائد و معارف کے لحاظ سے سب سے فائق و ممتاز ہے۔ 37۔

علامہ شبیر احمد عثمانی 1369ھ) نے مقدمہ فتح الملہم میں علامہ ابن اثیر جزری (م 631ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

یعنی صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب پر من حیث الصحۃ راجح و متقدم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے بحث مکرر کے بعد کیا ہے۔ 38۔

محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م 1307ھ) لکھتے ہیں

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی صحت پر تلقی بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے کیونکہ امام بخاری و مسلم اپنے زمانے اور بعد کے ائمہ حدیث پر احادیث کے علل اور اس کی باریکیوں کی معرفت و تمیز میں بھی سب پر مقدم و فائق ہیں -39۔

صحیح بخاری کی طرح صحیح مسلم کے ساتھ بھی علمائے کرام نے اعتنا کیا ہے۔ اس کے بہت سے شروح' مستخرجات و حواشی لکھنے والوں میں امام نووی (م 676ھ) قاضی عیاض مالکی (م 544ھ) علامہ سیوطی (م 911ھ) حافظ عبدالعظیم منذری (م 656ھ) محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م 1307ھ)' علامہ شبیر احمد عثمانی (م 1369ھ) اور مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م 1338ھ) شامل ہیں۔

1۔ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج 10 ص 326

2۔ حافظ عبدالرحمان بن علی جوزی صفوۃ الصفوۃ ج 2 ص 191

3۔ ابن سبکی طبقات الشافعیہ ج 1 ص 201

4۔ سیوطی تدریب الراوی ص 34

5۔ ابوزہرہ نضری 'حیات امام احمد بن حنبل ص34
6۔ ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ ج2ص18
7۔ احمد بن خلکان 'وفیات الاعیان ج1ص48
8۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی 'بستان المحدثین ص30
9۔ ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج1ص147
10۔ عبدالرحمان مبارک پوری 'مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص90
11۔ ابن حجر تہذیب التہذیب ج5ص294 خطیب بغدادی' تاریخ بغداد ج1ص29'
12۔ ابن حجر 'تہذیب التہذیب ج 5ص 295
13۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی 'بستان المحدثین ص28
14۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد ج10ص29
15۔ عبدالحق محدث دہلوی اکمال شرح مشکوٰۃ ص12
16۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ ج1ص107
17۔ ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج1ص196
18۔ ابن حجر 'مقدمہ فتح الباری ص455'
19۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد ج2ص34
20۔ ابن حجر 'مقدمہ فتح الباری ص479
21۔ ابن کثیر 'البدایہ والنہایہ ج11ص26
22۔ نووی 'تہذیب الاسماء واللغات ص173 ذہبی تذکرۃ الحفاظ ج2ص159
23۔ تقی الدین ندوی 'محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے ص141
24۔ ابن حجر 'مقدمہ فتح الباری ص485
25۔ ابن حجر 'مقدمہ فتح الباری ص491
حافظ ابن صلاح 'مقدمہ ابن صلاح ص
26۔ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج11ص28
27'28۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' حجۃ اللہ البالغہ ج1ص297
29۔ عبدالسلام مبارک پوری 'سیرت البخاری ص206تا249
30۔ ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ ج2ص165
31۔ احمد بن خلکان 'وفیات الاعیان ج2ص136

(باقی صفحہ ۸۴ پر)